

غزل

’غزل‘ عربی کا لفظ ہے۔ اس کے اصل معنی ہیں محبوب سے باتیں کرنا، عورتوں سے باتیں کرنا۔ وہ شاعری جسے غزل کہتے ہیں اس میں بنیادی طور پر عشقیہ باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ غزل میں دوسرے مضامین بھی داخل ہوتے گئے ہیں اور آج یہ کہا جاسکتا ہے کہ غزل میں تقریباً ہر طرح کی باتیں کی جاسکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غزل اردو کی سب سے مقبول صنفِ سخن ہے۔ غزل کا ہر شعر عام طور پر اپنے مفہوم کے اعتبار سے مکمل ہوتا ہے۔

جس طرح غزل میں مضامین کی قید نہیں ہے اسی طرح اشعار کی تعداد بھی مقرر نہیں۔ یوں تو غزل میں عموماً پانچ یا سات شعر ہوتے ہیں، لیکن بعض غزلوں میں زیادہ اشعار بھی ملتے ہیں۔ کبھی کبھی ایک ہی بحر، قافیہ اور ردیف میں شاعر ایک سے زیادہ غزلیں کہہ دیتا ہے۔ اس کو ’دو غزلہ‘، ’سہ غزلہ‘، ’چہار غزلہ‘ کہا جاتا ہے۔

کسی غزل کے اگر تمام شعر موضوع کے لحاظ سے آپس میں یکساں ہوں تو اسے غزلِ مسلسل کہتے ہیں اور اگر شاعر غزل کے اندر کسی ایک مضمون یا تجربے کو ایک سے زیادہ اشعار میں بیان کرے تو اسے قطعہ اور ایسے اشعار کو قطعہ بند کہتے ہیں۔

غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں ’مطلع‘ کہلاتا ہے۔ مطلع کے بعد والا شعر ’زینِ مطلع‘ یا ’حسنِ مطلع‘ کہلاتا ہے۔ غزل میں ایک سے زیادہ مطلع بھی ہو سکتے ہیں۔ انہیں مطلعِ ثانی (دوسرا) مطلعِ ثالث (تیسرا) کہا جاتا ہے۔ غزل کا وہ آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے ’مقطع‘ کہلاتا ہے۔ غزل کا سب سے اچھا شعر ’بیت الغزل‘ یا ’شاہِ بیت‘ کہلاتا ہے۔ جس غزل میں ردیف نہ ہو اور صرف قافیہ ہوں، اس کو ’غیر مردف غزل‘ کہتے ہیں۔

ولی محمد ولی

(1667ء - 1707ء)



ولی کے نام، تاریخ پیدائش اور جائے پیدائش، سب کے بارے میں اختلاف ہے۔ لیکن بیشتر لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ ان کا نام ولی محمد اور تخلص ولی تھا۔ وہ اورنگ آباد میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ بعد میں احمد آباد آ کر انھوں نے شاہ وجیہ الدین کی خانقاہ کے مدرسے میں تعلیم مکمل کی اور یہیں شاہ نور الدین سہروردی کے مرید ہوئے۔ ولی نے فارسی الفاظ اور انداز بیان کی آمیزش سے ایک نیا رنگ پیدا کیا۔ ولی کے کلام کا یہ نیا رنگ نہ صرف ان کی مقبولیت کا باعث بنا بلکہ اس زمانے کے دہلی کے شعرا نے بھی اس کا اثر قبول کیا اور وہ بھی اسی انداز میں شاعری کرنے لگے۔ ولی کے اثر سے دہلی میں اردو شاعری کا چلن عام ہوا جو آگے چل کر روز بہ روز ترقی کرتا گیا۔ ولی کا انتقال احمد آباد میں ہوا۔

ولی اپنے زمانے کے سب سے بڑے شاعر تھے۔ انھوں نے اردو شاعری کی تقریباً تمام اصناف میں صلاحیت کے جوہر دکھائے ہیں۔ ولی سے پہلے قصیدہ اور مثنوی کا رواج زیادہ تھا۔ ولی نے غزل کو اولیت دے کر اردو شاعری کو ایک نیا موڑ دیا۔ ان کی غزلوں میں خیال کی ندرت اور بیان کی لطافت پائی جاتی ہے۔ انھوں نے اپنی غزلوں میں حسن و عشق کے مضامین کے ساتھ ساتھ تصوف و معرفت کو بھی جگہ دی۔ عشقیہ واردات و کیفیات کے بیان میں سرور و مستی کا انداز پایا جاتا ہے۔ ولی محبوب کے حسن کے داخلی اثرات کے ساتھ ساتھ اس کے خارجی اوصاف کا بیان بڑے پر لطف اور دل کش انداز میں کرتے ہیں۔ ولی کی زبان میں ایک خاص مٹھاس ہے، جو ہندی، دیسی اور فارسی کے الفاظ کو توازن کے ساتھ استعمال کرنے سے پیدا ہوئی ہے۔



4914CH10

غزل

مفلسی سب بہار کھوتی ہے مرد کا اعتبار کھوتی ہے
 کیوں کہ حاصل ہو مج کوں جمعیت زلف تیری قرار کھوتی ہے
 ہر سحر شوخ کی نگہ کی شراب مج آنکھوں کا شمار کھوتی ہے
 کیوں کے ملنا صنم کا ترک کروں دلبری اختیار کھوتی ہے
 اے ولی آب اس پری رو کی
 مج سنے کا غبار کھوتی ہے

ولی محمد ولی

مشق

لفظ و معنی

مفلسی	:	غریبی
کھونا	:	لے جانا، ختم کر دینا، گم کرنا
جمعیت	:	سکون، ٹھہراؤ
آنکھیں	:	آنکھیں

نخار	:	پیاس یعنی شراب کی طلب، لیکن اسے بہت سے لوگ 'نشہ' کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ یہاں دونوں معنی صحیح ہو سکتے ہیں۔
صنم	:	محبوب (اصل معنی بت)
کیوں کے	:	کیوں کر
آب	:	چمک، پانی۔ یہاں چمک کے معنی میں ہے۔
دلبری	:	محبوبیت
مُج	:	میرے، میرا
پری رُو	:	پری چہرہ (خوبصورت چہرے والا)
سنے	:	سینہ
غبار	:	رنجیدگی، ناخوشی

غور کرنے کی بات

- غزل میں بہت سے الفاظ ایسے آئے ہیں جو اب نہیں بولے جاتے۔ جیسے مُج کوں (مجھ کو)، انکھاں (آنکھیں)، سنے (سینہ) کوں (کو) مُج، مجھ بمعنی میرا، میرے
- اس غزل کے آخری شعر میں ایک لفظ 'آب' آیا ہے۔ یہاں اس کے معنی چمک کے ہیں لیکن آب پانی کو بھی کہتے ہیں۔

سوالوں کے جواب لکھیے

1. مرد کا اعتبار کھونے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
2. کون سی چیز شاعر کے سینے کا غبار کھورہی ہے؟
3. شاعر صنم سے ملنا کیوں نہیں ترک کر پاتا ہے؟

عملی کام

- اس غزل کو بلند آواز سے پڑھیے اور زبانی یاد کیجیے۔
- نیچے دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:
مفلسی، بہار، اعتبار، سحر، اختیار، غبار
- کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو لکھنے میں ایک جیسے نہیں ہوتے اور ان کو پڑھنے میں معمولی سا فرق ہوتا ہے۔ جیسے نذر۔ نظر، نذیر۔ نظیر، اُسرا۔ اصرار، اَلْم۔ اَلْم، عَقْل۔ اَقْل۔ آپ اپنے استاد سے ان الفاظ کا فرق معلوم کر کے لکھیے۔
- غزل کے دوسرے شعر میں ایک لفظ 'حاصل' آیا ہے اگر ہم اس کے شروع میں ل + ا (لا) لگا دیں تو اس کے معنی ہی بدل جائیں گے اور یہ لفظ بن جائے گا 'لا حاصل' یعنی جس سے کچھ حاصل نہ ہو۔ آپ اسی طرح (لا) لگا کر پانچ الفاظ لکھیے۔